اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۱ محرم ۱۳۵۹ھ | ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۰

موجودہ جنگ میں جماعت احمدیہ کا حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون

اور

اخبار ”اہلحدیث“

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اہلحدیث ۱۶- فروری سنہ ۱۹۴۰ء میں احمدیت کے خلاف اعتراضات کرتے ہوئے لکھا ہے ”کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ مسیح موعود جس کا آنا دجال اور اقوام یاجوج وماجوج کے قتل اور فنا کرنے کے لئے مقدر تھا۔ اسی کا خلیفہ اور لخت جگر دجال اور یاجوج ماجوج کی جنگی خدمت کے لئے اپنے مخلص ترین مریدوں کو پیش کرتا ہے“ پھر اسی ضمن میں یہ سوال کیا ہے۔ کہ جو احمدی جنگ میں کام آئیں گے۔ وہ ”بعد الموت قادیانی اصطلاح میں شہید کہلائیں گے۔ یا کچھ اور“

اگرچہ ہم بارہا یہ واضح کر چکے ہیں۔ کہ ہمیں انگریزوں سے کوئی ذاتی عداوت نہیں۔ ہمیں اگر نفرت ہے۔ تو اُن کے عقائد سے۔ اور ہمارا اگر اختلاف ہے تو اُن مذہبی اصول سے جن کو ہم اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور جن کے متعلق ہماری یہ خواہش ہے کہ وُہ جس قدر جلد دُنیا سے مٹ سکتے ہوں مٹ جائیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے ملکی سیاسیات کے ضمن میں جماعت احمدیہ کے طریق عمل پر اعتراض کر دیا: حالانکہ جہاں ہم عیسوی عقائد سے سخت نفرت رکھتے ہیں۔ وہاں اسلامی تعلیم کے ماتحت ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت انسان رہے۔ اس کی اطاعت کرے۔ پس چونکہ ہم حکومت انگریزی کے ماتحت رہتے ہیں۔ اس لئے اس قرآنی اصل کے ماتحت جو اس نے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں بیان فرمایا۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حکومت برطانیہ کی مدد کریں۔ پس ہمارا حکومت برطانیہ کی مدد کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا خلاف اسلام نہیں۔ بلکہ اسلام اور قرآن کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اسلام نے ہی قیام امن کے لئے دُنیا کے سامنے یہ زرین اصل پیش فرمایا ہے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت ہو۔ اس کے آئین اور قوانین کی پابندی کرو۔ اور درحقیقت یہی وُہ رُوح ہے۔ جو بغاوتوں کا سدباب کر سکتی۔ اور اُن انجمنوں کا قلع قمع کر سکتی ہے۔ جو راعی اور رعایا کے تعلقات کو کشیدہ کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ مگر افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے۔ اور وُہ اسی بات سے کبیدہ خاطر ہو رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت برطانیہ کے ساتھ کیوں تعاون کرتی ہے۔ مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ ہر قرآنی ہدایت پر عمل کرنے میں کوشاں رہتی ہے۔ اور چونکہ یہ بھی ایک قرآنی ہدایت ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا اس پر عمل پیرا ہونا قابلِ اعتراض بات نہیں۔ بلکہ لائقِ تعریف اور قابلِ تحسین فعل ہے۔:

دُوسرے اس لئے بھی حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس حکومت کے ماتحت اشاعت اسلام کی کامل آزادی حاصل ہے۔ اور چونکہ محسن کے احسان کی شکر گزاری اسلامی تعلیم کا جزو ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تکلیف کی گھڑیوں میں محسن کی مدد کی جائے۔

تیسرے حکومتِ برطانیہ کی مدد اس وجہ سے بھی ضروری ہے۔ کہ اس وقت ہندوستانیوں کا اپنا مفاد اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ انگریزی حکومت کی مدد کی جائے۔ کیونکہ اگر جنگ کے نتیجہ میں اسے کوئی ضعف پہونچا۔ تو اس سے ہندوستان اور ہندوستانیوں کا متاثر ہونا یقینی ہے۔ اور یہ امر ہوشمندی سے بعید ہے۔ کہ انسان کسی ایسی غلطی کا ارتکاب کرے جو اسے ہلاکت کے گڑھے میں گرانے والی ہو۔

یہ مختصر سرسری طور پر چند باتیں کی گئی ہیں۔ ورنہ اور بھی کئی وجوہ ہیں جن کے ماتحت جماعت احمدیہ حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنا ضروری خیال کرتی ہے۔ اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ کے اس طریق عمل پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ جو کچھ کر رہی ہے۔ اسلامی تعلیم اور اسلام کے پیش کردہ اصول کو ملحوظ رکھ کر کر رہی ہے۔ ذاتی خواہشات اور ذاتی میلانات کا اس میں دخل نہیں بلکہ علیٰ وجہ البصیرت جماعت احمدیہ اس بات پر قائم ہے۔ اور اس کی تائید میں وُہ کئی دلائل و براہین

رکھتی ہے۔ پس مولوی صاحب نے جو اعتراض کیا وہ قطعی طور پر ان کی ناواقفیت پر دلالت کرنے والا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ احمدیت کے ابتدائی اصول سے بھی آگاہ نہیں۔

رہا یہ سوال کہ اس جنگ میں شریک ہونے والے احمدی بعد الموت شہید کہلائیں گے یا کچھ اور سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو شخص اس بناء پر حکومت برطانیہ کی مدد کرتا ہے۔ کہ یہ خدا اور رسول کا حکم ہے۔ وہ یقیناً بعد الموت شہید ہوگا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بتائیں۔ کہ عام مسلمانوں میں سے جو لوگ شریک جنگ ہو کر فوت ہوں گے وہ آپ کے نزدیک شہید ہوں گے یا نہیں۔ اور کیا وہ اولی الامر منکم کی اس تشریح کے خلاف چلنے والے تو نہیں ہوں گے۔ جو آپ لوگ بیان کیا کرتے ہیں۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے خصوصاً اور دیگر علمائے اہلحدیث کے سامنے عموماً ان کے ایک مسلمہ اہلحدیث بزرگ نواب صدیق حسن خان صاحب کی مشہور کتاب اقتراب الساعۃ کا ایک حوالہ پیش کیا جائے۔ نواب صاحب لکھتے ہیں۔

"نعیم بن حماد کی روایت میں ابن مسعود سے مرفوعاً یوں آیا ہے۔ مسلمانوں میں اور روم یعنی نصاریٰ میں ایک صلح ہوگی باہم ہو کر دشمن سے لڑیں گے۔ یعنی مسلمان ہمراہ روم کے ہو کر اعداء روم سے مقابلہ کریں گے مال غنیمت کو آپس میں بانٹ لیں گے۔" ص ۱۸

اس کے متعلق ہمارا پہلا سوال یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں کہ مذکورہ بالا جنگ میں شریک ہونا جہاد کہلائے گا یا نہیں؟ اگر کہا جائے کہ نہیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جنگ کا نام کیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ مذکورہ بالا روایت کے مطابق جو مسلمان نصاریٰ کی ایک جماعت کے مقابلہ میں نصاریٰ کی دوسری جماعت کی مدد کریں گے ان کے متعلق کیا فتوے صادر ہوگا۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا روایت کے مطابق جو مسلمان عیسائیوں کی مدد کریں گے وہ بعد الموت شہید کہلائیں گے یا کچھ اور؟

امید ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ان سوالات کا جلد جواب دیں گے۔ تا ہمیں معلوم ہو سکے۔ کہ ان کے عقائد معقولیت اور اسلامی تعلیم سے کہاں تک تعلق رکھتے ہیں۔

آغاز بہار

لبِ شوق معجز بیاں ہو رہا ہے
کہ ذکرِ مسیحِ زماں ہو رہا ہے

قلم آج گوہر فشاں ہو رہا ہے
کہ وصفِ شہِ انس و جاں ہو رہا ہے

وہ قربان جس پر جہاں ہو رہا ہے
اسی کے لئے دل تپاں ہو رہا ہے

اٹھانے کی طاقت نہیں رنجِ فرقت
غمِ یار۔ کوہِ گراں ہو رہا ہے

مسیحِ محمدؐ کا شہرہ ہے ہر سُو
جو مثلِ قمر ضو فشاں ہو رہا ہے

کریمُ السجایا جمیلُ الشیم ہو۔
یہی وصف ان کا بیاں ہو رہا ہے

تھی گمنام بستی مگر دیکھ لیجے
کہ اب "قادیاں قادیاں" ہو رہا ہے

طفیلِ امامِ شہیرِ دو عالم
فدا اس پہ خورد و کلاں ہو رہا ہے

ہے مسجد میں مندر میں گرجا میں چرچا
کہ قادیاں ہی دارالاماں ہو رہا ہے

ترے حسن و احساں کا تذکار احمدؐ
یہاں ہو رہا ہے وہاں ہو رہا ہے

مخالف بھی کہتے ہیں چھوڑو عداوت
کہ اس سے سراسر زیاں ہو رہا ہے

مسائل تو سارے ہی حل ہو چکے ہیں
یونہی اب چنیں و چناں ہو رہا ہے

قلم ہی سے اعدائے کا سر قلم ہو
کہ بے کار سیف و سناں ہو رہا ہے

دبانے سے ہم اور ابھریں گے اوپر
لچک دار یہ جسم و جاں ہو رہا ہے

نہیں مٹ سکے گا کہ نقش ان دلوں پر
ہمارا ہی نام و نشاں ہو رہا ہے

حسینؓ و حسنؓ کی شہادت یہ شاہد
زمیں ہو رہی آسماں ہو رہا ہے

گلستانِ اسلام سرسبز ہوگا
عبث فکرِ دورِ خزاں ہو رہا ہے

بڑے شوق سے نغمہ پیرا ہو بلبل
کہ شاداب گل بوستاں ہو رہا ہے

ہے ہندی کی بھرمار اردو میں کیسی
یہ کیا میرے اہلِ زباں ہو رہا ہے

زلازل اناطولیہ میں ہیں پیہم
یہ مہدی کا پورا نشاں ہو رہا ہے

ہے مشرق میں مغرب میں پھر ثلج باری
بہار آگئی یہ سماں ہو رہا ہے

پئے جنگ برطانیہ کی مدد کو
ہر اک احمدی نوجواں ہو رہا ہے

مصائب میں شکوہ زباں پر نہ لاؤ
سمجھ لو کہ یہ امتحاں ہو رہا ہے

لگانا تھا دل پہلے ہی سے سمجھ کر
یہ کیوں ذکرِ جورِ بتاں ہو رہا ہے

دل و جان احمدؐ پہ قربان اکمل
کہ نورِ محمدؐ عیاں ہو رہا ہے

اکمل عفا اللہ عنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے دردِ نقرس میں نسبتاً کمی ہے۔ البتہ آج سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج اڑھائی بجے بعد دوپہر جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب بذریعہ موٹر پشاور تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادہ عبد الرحمٰن خان صاحب گئے ہیں جو محرم کی تعطیلات پر قادیان آئے تھے۔ نیز ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل بھی جناب مولوی صاحب کے ساتھ گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کچھ عرصہ کے بعد پھر قادیان تشریف لائیں گے۔

کل آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنے سیلون میں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ جناب چودھری بشیر احمد صاحب سب جج بھی آئے ہیں۔ چودھری صاحب موصوف اپنی کوٹھی بیت الظفر میں فروکش ہیں۔

افسوس جناب قریشی عبد الحق صاحب برادر زادہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی سلطانہ کشور صاحبہ چند روز بیمار رہنے کے بعد بعمر سترہ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب قریشی صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

تحقیقاتی کمیشن کے ارکان میاں غلام محمد صاحب اختر سیکرٹری۔ راجہ علی محمد صاحب اور شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور سے تشریف لائے۔ اور انہوں نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر کمیشن کی معیت میں کام کیا۔

منشی عبد الرحیم صاحب ہیڈ کلرک نظارت بیت المال نے آج دوپہر اپنے لڑکے مولوی عبد الکریم صاحب شرما مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ وسیع پیمانہ پر دی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر نے بھی شمولیت اختیار فرمائی۔ اور دعا کی

اعلان نکاح

میاں گل محمد صاحب بی۔ اے ابن میاں خدا بخش صاحب ساکن کوٹ مومن کا نکاح بعوض تین ہزار روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ جنوری کو رضیہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین خاکسار شریف احمد

فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں والہانہ انہماک کی ضرورت

ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے اور تبلیغ اُن اساسی اصول سے تعلق رکھتی ہے۔ جن پر قومی اور ملی حیات کا دارومدار ہوتا ہے۔ کیونکہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہوتا ہے۔ اور افراد کی زندگی دائمی نہیں۔ بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک مسلسل ایسے لوگ پیدا نہ ہوتے رہیں۔ جو مرنے والے کارکنوں کی جگہ لیتے جائیں۔ اس وقت تک قومی ترقی کا تسلسل قائم نہیں رہ سکتا۔ اور افراد کو اپنے اندر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کا پُرامن ذریعہ تبلیغ ہی ہے یہی وہ ہتھیار ہے۔ جو قلوب کو فتح کرتا اور امن اور آئین کی حدود کے اندر اقوام کو ترقی دیتا ہے۔ جو قوم اس فرض سے غافل ہوگئی۔ وہ اگر آج زندہ بھی ہے تو کل موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

اسی حکمت کے پیش نظر اللہ تعالے نے ایک طرف تو سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا۔ کہ بلّغ مَآ اُنزل الیک من ربّک جو کچھ تیری طرف تیرا رب نازل کر رہا ہے۔ اسے خوب کھول کھول کر لوگوں کو پہونچا دے اور دوسری طرف مومنوں کو یہ ارشاد فرمایا۔ کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ تمہارے لئے ہمارا رسول بہترین اسوہ ہے۔ تم وُہی کچھ کرو۔ جو اسے کرتا دیکھتے ہو۔ مطلب یہ کہ جیسے یہ تبلیغ کرتا ہے۔ ویسے ہی تم بھی تبلیغ کرو۔ اور جیسے اس کا نمونہ ہے۔ ویسے ہی تم بھی نمونہ بنو۔ دوسری جگہ واضح الفاظ میں امتِ محمدیہ کا یہ فرض قرار دیا۔ کہ وُہ لوگوں کو تبلیغ اسلام کیا کرے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔ تم خیرِ امت ہو جس کو عالم وجود میں لانے کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ تم لوگوں کے لئے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ نافع بناؤ۔ انہیں نیک باتوں کا حکم دو۔ انہیں بُری باتوں سے روکو۔ اور تبلیغ الٰہی دوسرا اسی کا نام ہے۔ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

پس یہ آیت بلا استثنا ہر مرد۔ ہر عورت۔ ہر بوڑھے۔ اور ہر نوجوان کے ذمہ یہ فرض عائد کرتی ہے۔ کہ وُہ چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے تبلیغ کیا کرے۔ حتےٰ کہ سوتے اور جاگتے بھی اُسکے ذہن میں بار بار یہی سکیمیں آنی چاہئیں۔ کہ کس طرح کفر کو مٹایا جا سکتا ہے۔ کس طرح اسلام کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح اللہ تعالےٰ کا پیغام اس کی بھولی بھٹکی مخلوق کو سنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مومنوں کی صفت ایک جگہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وعلیٰ جنوبھم۔ وُہ کھڑے ہونے کی حالت میں بھی۔ اور بیٹھے ہونے کی حالت میں بھی اور بستر پر کروٹیں بدلتے ہُوئے بھی ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ ذکرِ الٰہی بے شک تسبیح وتحمید اور دوسرے اذکار پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔ مگر اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ذکر الٰہی کی ایک قسم تبلیغ بھی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔ ہم نے ذکر نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ یہاں قرآن کو ذکر قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ قرآن کے متعلق مومنوں کو یہ ارشاد ہے۔ کہ جاھدھم بہ جھادًا کبیرًا۔ دُشمنوں سے قرآن کے ساتھ جہاد کرو۔

پس ایک طرف قرآن کو ذکر قرار دینا اور دوسری طرف اسی کے ذریعہ دُشمنوں سے جہاد کرنے کا حکم دینا بتاتا ہے کہ ذکر کی ایک قسم یہ بھی ہے۔ کہ انسان کفار کے سامنے کھول کھول کر اسلامی تعلیم پیش کرے۔ اور جبکہ خدا نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی۔ کہ وُہ اُٹھتے۔ بیٹھتے حتےٰ کہ کروٹیں بدلتے ہُوئے بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ تو لازمًا اس کے ایک یہ معنے بھی ہُوئے۔ کہ کوئی کامل مومن اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک وُہ اُٹھتے بیٹھتے تبلیغ نہ کرے۔ اور جب تک کروٹیں بدلتے بھی اس کا دماغ انہی گتھیوں کے سلجھانے میں مشغول نہ رہے گویا اس کے دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہو۔ کہ میں نے کفر کو مٹانا ہے۔ اور اس کے دل میں درد اور اضطراب کا ایک ایسا متواج سمندر موجزن ہو۔ جس کی لہریں کسی کے دبائے نہ دبیں اور کسی کے مٹائے نہ مٹیں۔ وُہ دیوانہ وار اور مجنونانہ وار بڑھتا چلا جائے۔ اور ان تالوں کو کھولتا چلا جائے۔ جو کفار نے اپنے دلوں پر متاع کفر کو محفوظ رکھنے کے لئے لگائے ہوئے ہیں

غرض تبلیغ ایک مومن کی غذا ہے تبلیغ ہی مومن کا اوڑھنا۔ اور تبلیغ ہی مومن کا بچھونا ہے۔ جو شخص اس فرض سے اغماض کرتا ہے۔ وُہ دانستہ نہیں۔ تو نادانستہ طور پر اپنی رُوح پر ایسا زنگ لگاتا ہے جس کے نتیجہ میں ممکن ہے۔ کہ وُہ لقائے الٰہی کے حصُول کے قابل نہ رہے۔ اور اس کی اعلےٰ قوتیں مُردہ ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بھی تبلیغ کی اہمیت روزِ روشن کی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً یہی الہام کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا“ آخر کس طرح پورا ہو سکتا ہے اگر ہم تبلیغ کی طرف توجہ نہ کریں۔ بے شک احمدیت کا پھیلانا خدا کا کام ہے۔ اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ مگر خدا تعالےٰ اپنے تمام کام وسائط سے کرتا ہے۔ اگر ہم اس کے نام کی بلندی کا ذریعہ بن جائیں۔ تو ہم سے زیادہ خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہم اس کے کلمہ کے اعلاء کا باعث نہ بنیں۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھیں۔ ہم کمخواب اور زربفت کے نرم و نازک بچھونوں سے اُٹھنا گوارا نہ کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے سینے ریگستانوں کی تپتی ریت اور کڑکتی دھوپ میں سفر کرنے سے ہچکچائیں۔ ہم اس کی راہ میں گالیاں سننے سے اور طعن وتشنیع برداشت کرنے کی ہمت نہ دکھائیں۔ تو خدا کا کام تو بہرحال ہو کر رہے گا۔ اور اگر انسان آگے نہیں بڑھیں گے۔ تو خدا کے ملائکہ بنی نوع انسان کے دلوں میں آپ الہام کر کے انہیں آستانۂ احمدیت پر لا ڈالیں گے۔ مگر بدقسمت بلکہ بہت ہی بدقسمت وُہ انسان ہونگے۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کی آواز کو سُنا۔ جن کے سامنے اس نے اپنے انعامات کا مائدہ پیش کیا۔ جنہیں بجا طور پر یہ فخر حاصل ہُوا۔ کہ وہ الٰہی پیغام کے پہلے مخاطب ہیں۔ مگر انہوں نے اللہ تعالےٰ کے انعام کو ٹھکرا دیا۔ اور اس کی رحمت سے حصہ لینے سے انکار کر دیا۔

احادیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الخلق عیال اللہ مخلوق اللہ تعالےٰ کو ایسی ہی پیاری ہے۔ جیسے انسان کو اس کا عیال پیارا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا سب بندوں میں سے زیادہ محبوب خدا تعالےٰ کو وُہ بندہ ہوتا ہے۔ جو اس کی مخلوق سے جو اس کے لئے بمنزلہ عیال ہے۔ سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ یہ حدیث ظاہر کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی محبت جذب کرنے کا ایک ذریعہ مخلوق الٰہی سے محبت کرنا ہے۔ اور مخلوق الٰہی سے اس سے بڑھ کر محبت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کے نقائص اور عیوب سے اسے مطلع کیا جائے۔ اسے اچھی اچھی باتیں بتائی جائیں۔ اسے شیطانی مکائد سے محفوظ کیا جائے۔ اور اسے اللہ تعالےٰ کے قرب کے راستے بتائے جائیں۔

پس تبلیغ قربِ الٰہی کے حصول کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اور ہماری جماعت میں سے ہر شخص کا خواہ وُہ امّی ہو۔ یا عالم۔ مرد ہو یا عورت۔ فرض ہے۔ کہ وُہ تبلیغ میں مشغول رہے۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ کی آواز دُنیا کی تمام آوازوں پر غالب نہیں آ جاتی۔ مگر یہ کہ تبلیغ کن اصول کے ماتحت کی جائے اور کونسے ذرائع اس ضمن میں اختیار کئے جائیں۔ یہ چونکہ ایک الگ مضمون ہے۔ اس لئے اسے آئندہ فرصت انشاء اللہ تعالےٰ بیان کیا جائے گا۔

شذرات

(۱) "الفضل" کی اہمیت (۲) میدان کارزار پر نظر

الحاج مولانا نیر کے قلم سے

(۱) لنکا میں راون راجہ تھا۔ اور اس کا ایک بھائی کنبھ کرن تھا۔ جو چھ ماہ سویا کرتا تھا۔ ایسی نیند کو ہندو مذہبی زبان میں کنبھ کرن کی نیند کہتے ہیں۔ گذشتہ چھ ماہ بعض حوادثات نے مجھ کو بھی ایسی نیند سلا دیا۔ ابھی اسی ہفتہ زندگی بخش دم محمود سے طبیعت اچھی ہوئی ہے۔ اور انشاء اللہ ارادہ کیا ہے۔ کہ "الفضل" کی خدمت پھر شروع کروں۔ کیونکہ جب میں ایک سال گیارہ ماہ کے لئے قادیان سے نکلنے والوں میں سے ایک کے سبب بہشت سے نکلا تھا۔ اس کے بعد مقام محمود پر متمکن ہونے والے صاحبزادہ اولوالعزم نے مجھے پہلے واپسی پر اپنا نائب ایڈیٹر الفضل مقرر کیا تھا اور بعد میں بھی ایک عرصہ تک "الفضل" کے لیڈر لکھنے کا شرف حاصل رہا۔ اور "مغرب میں طلوع آفتاب" کی بشارت گورے اور کالوں کو سناتے وقت ۲ سال تک برابر نامہ نیر حضرت محمود کی یاد الفضل میں شائع ہوتا رہا۔ جسے حضرت مرحوم ابوالظفر چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم جیسے اہل علم اور چوہدری غلام رسول صاحب چک ۹۹ جیسے زمیندار اور بکثرت جماعت کے دوست شوق سے پڑھتے اور سیاسی نامہ نگار سے بھی بہت لوگ مانوس تھے۔ یہاں اور وہاں بھی یہ سلسلہ رہا۔ مگر میں کیا کروں نیند ہی آگئی۔ اب جاگا ہوں۔ اور پوری کوشش سے انشاء اللہ لکھوں گا۔ مگر الفضل کی اہمیت اور میری خدمت کا معاوضہ اور قدردانی اس خلافت کے آرگن کی خریداری اس حد تک بڑھانا ہے۔ کہ موجودہ گرانی کے ایام میں جو مشکلات درپیش ہیں کم از کم وہ تو دور ہو جائیں۔

(۲) دنیا اس وقت ایک ایسی مصیبت میں مبتلا ہونے والی ہے۔ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی"۔ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت "چڑھ چکی ہے۔ کئی قسم کے بھونچال آرہے ہیں۔ متی ۲۴: ۷ اور وہ مغرب جس کا دماغ اپنی طاقت کے نشہ میں ایک وقت آخرت سے سخت بے پروا تھا۔ فرشتہ اجل کے بہت قریب ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ فرانس و جرمن کی سرحد پر میجو نو و سیگفریڈ لائنز پر زمین دوز قلعے اور سد و سکندری اس مضبوطی سے بنائے اور آگ اگلنے والی مردم خوار کشادہ دہن دختران آہن سے سجائی گئی ہیں۔ کہ کسی جاندار کا ان کے درمیان سے زندہ بچکر نکلنا ناممکن ہے۔ فضائے آسمانی میں دونوں طرف آتشیں کٹار کھینچکر حملہ کرنے والے سو سے زائد میل فی گھنٹہ تیز رفتار طیارے پرواز کر رہے ہیں۔ فرانسیسی افواج کے اندر شمالی افریقہ کے مسلمان "Zouaves" ہیں۔ جو اسلامی فاتحان سپین کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اور فرنچ سپاہ کے دوش بدوش انگریزی لشکر ہے۔ جو فرنچ و انگریز کی تاریخی دشمنی کی بجائے اتحاد سے بدلنے والی حالت کا گواہ ہے۔ اس لشکر میں بھی پانی پت کے فاتحین کی یادگار خصوصاً پانچ دریاؤں کی زمین کے کلمہ گو ہیں۔ انہوں نے ایک عارضی مسجد بھی بنالی ہے۔ فریڈرک اعظم و نپولین کے ملکوں کی تیار مرنے مارنے پر آمادہ افواج کا معائنہ کرنیکے بعد ہم نے لوہے کے متحرک قلعے بھی بکثرت دیکھے اور ایک جگہ "Hearse" ہٹلر کا تختہ جنازہ "کا قطعہ ان جذبات کی ترجمانی کرتا ہوا پایا۔ جو ان دنوں فرزندان یورپ کے قلوب میں موجزن ہیں۔ جرمنی کی مغربی سرحد سے عالم تصور میں چلکر ہم نے اس شہر کے کھنڈرات کو دیکھا۔ جس کے ارباب حل و عقد نے الٰہی مشیت کے ماتحت بظاہر اپنی سیاست کو ملحوظ رکھ کر احمدی مبلغ کو نکالا تھا۔ اس دارالحکومت پولینڈ وارسا کے اہالیان کی بربادی ان کے فاتحین جرمنوں اور روسیوں کی بندربانٹ وحشیانہ سلوک دیکھا۔ ہمارے سامنے جرمن سپاہیوں نے کسی کے کوئی سے جرم کی سزا میں ہر دس پولوں میں سے ایک کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اُف! روسیوں نے اپنی مساوات کے فرضی نشہ میں امرا کو غربا کے سپرد کر کے قتل عام کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ یوں تو دنیا میں دیوار چین سے کارپیتھین اور ستیلج سے ڈینیوب تک تمام جگہ پتھروں اور پانیوں کو آگ لگ جانے کے خطرات تھے۔ مگر ننھے سے فن لینڈ پر خرس روس کے بے دردانہ حملے اور چھوٹی سی جان کا بے جگری سے مقابلہ دیکھ کر میں نے اللہ کا کلام کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة ۔ بہت چھوٹی سی جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب آتی ہیں تلاوت کیا۔ دیوار چین کے اندر ۱۵ لاکھ مقتول جاپانیوں اور ۶۰ و ستر لاکھ فوجی و سولین چینیوں کی ارواح نے انسانوں کی قساوت قلبی کا نقشہ پیش کیا۔ اس کے بعد میں نے پانیوں پر چلنا شروع کیا۔ اور ۵۸ جرمن آبدوزوں کے ڈھانچے اور ان کے جانباز ملاحوں کی ارواح کو اس بے رحم حرکت پر جو ہنستے تجارتی جہازوں کے تہ آب کرنے سے انہوں نے کما" کی تھی نادم پایا۔ سمندروں میں ہر طرف "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" کا الہام الٰہی مادی صورت میں موجود تھا۔ اور سواحل سمندر پر بالخصوص مصروف پیکار فریقین ممالک کے سمندری کناروں پر بے شمار آتش بار جنگجو طیارے اڑ رہے تھے۔ کہیں ہوا میں لڑائیاں بھی ہوتی تھیں۔ غرض ہر طرف کشت و خون تھا۔ مگر اس سے زیادہ خون گرانے کی تیاریاں تھیں۔ اور میں نے سمند خیال کو میدان تصور میں ہر جگہ دوڑانے کے بعد تھک کر یاجوج و ماجوج اور باب اللد کے شہر لنڈن میں احمدیہ مسجد کے پاس آکر آرام کیا۔ اور لنڈن ٹائمز پر جو نظر ڈالی تو پڑھا۔ کہ صرف انگلستان اس مہیب جنگ کے لئے سود کے روپیہ کو آگ میں جلانے کے لئے آٹھ کروڑ چالیس لاکھ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے اور وہ اس وقت جب ابھی مکمل تیاری ہے انا للہ وانا الیہ راجعون فاعتبروا یا اولی الابصار

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

دارالسلام واقعہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ سے اخویم عبدالرشید صاحب بٹ سیکرٹری تبلیغ زیر تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۹ء رپورٹ فرماتے ہیں۔ کہ

مجھے اس امر کا اظہار کرتے ہوئے مسرت معلوم ہوتی ہے۔ کہ ممبران جماعت تبلیغ کے کام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ سواحلی زبان میں کتاب الاسلام کی ساٹھ کاپیاں فروخت کی گئی ہیں۔ یہ رسالہ مجھ کو مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ متعینہ مشرقی افریقہ نے بھجوایا تھا۔ جو حضرت امیر المومنین کے ولائت کے لیکچروں میں سے ایک لیکچر آسمانی آواز نام کا سواحلی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اس رسالہ کی ۲۰۰ کاپیاں شہر میں مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ موجودہ جنگ کے متعلق جو رسائل ہم کو نیروبی سے وصول ہوئے وہ ہم نے سب کے سب شہر کی آبادی اور مسافران جہازات کے درمیان تقسیم کر دیئے۔ نیز آسمانی آواز کی اردو میں بھی متعدد کاپیاں بمبئی کو جانے والے جہاز کے ہندوستانی مسافروں کے درمیان تقسیم کی گئیں۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

اقتصادیات

ہندوستان کی افسوسناک اقتصادی حالت

ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ اور یہاں کی نوے فیصدی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ اس لئے اس ملک کی اقتصادی خوشحالی کا انحصار زیادہ تر دیہاتیوں کسانوں کاشتکاروں کی حالت پر ہے۔ اور ان کی خوشحالی منحصر ہے۔ زمین کی قوت پیداوار اور گنجائش پر۔ ہندوستان میں قریباً سات لاکھ دیہات ہیں۔ اور ہر گاؤں کی اوسط آبادی چار سو کے قریب ہے۔ حکومت یو۔ پی نے ۳۶-۱۹۳۵ء کی جو سرکاری رپورٹ شائع کی۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کا کسان اوسطاً سوا تین ایکڑ زمین میں ہل چلاتا ہے۔ اور پھر اس قدر قلیل رقبہ کی پیداوار پر اس کے سارے خاندان کا گزارہ ہوتا ہے کئی ایک متوسلین جو اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اگر ان پر بھی اس زمین کو تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کے حصہ میں سوا ایکڑ سے بھی کم رقبہ آتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ صورت کوئی خوشحالی پیدا نہیں کر سکتی۔ اس کے برعکس دیگر ممالک میں گو زیر کاشت رقبے کم ہیں۔ مگر چونکہ آبادی کا بہت قلیل حصہ کاشت پر گذران کرتا ہے۔ اس لئے برطانیہ میں ہر کاشتکار اوسطاً ۲۶ ایکڑ زمین کاشت کرتا ہے۔ کینیڈا کا کسان ۱۴۰ ایکڑ اور جاپان کا کسان سوا چار ایکڑ۔

اس کے علاوہ ایک اور موجب ہندوستانی کسان کی بدحالی کا یہ ہے۔ کہ یہاں فصل کی پیداوار بہت کم ہے۔ اس کی ایک وجہ تو غالباً زمین کی قوت کی کمی ہوگی۔ لیکن ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہاں کے کاشتکار زراعت کے نئے نئے طریقوں اور تجربوں سے ناآشنا ہیں۔ اور زمین کی قوت پیدائش میں اضافہ کرنے والے سائنٹیفک مواد سے بھی آگاہ نہیں ہیں۔ چنانچہ جاوا میں قریباً ۴۰ ٹن گنا فی ایکڑ کے حساب سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر ہندوستان میں صرف دس ٹن۔ امریکہ میں ۲۰۰ پونڈ فی ایکڑ کی اوسط سے روئی پیدا ہوتی ہے۔ اور مصر میں ۵۰۴ پونڈ فی ایکڑ۔ مگر ہندوستان میں روئی کی پیداوار ۹۸ پونڈ فی ایکڑ بھی مشکل سے ہوتی ہے۔ گندم بھی ہندوستان کی نسبت دوسرے ملکوں میں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ مصر میں گندم یہاں سے اڑھائی گنا زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ پیداوار کی اس کمی کی بہت بڑی ذمہ واری حکومت پر بھی ہے۔ اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ دیگر ممالک کی حکومتیں زراعت اور مزارعین کی سود و بہبود پر حکومت ہند کی نسبت بہت زیادہ خرچ کرتی ہیں۔ خود برطانوی حکومت قریباً ۱۳۸۰ روپیہ سالانہ فی ہزار ایکڑ خرچ کرتی ہے۔ لیکن ہندوستانی حکومت صرف ۱۲ روپیہ سالانہ فی ہزار ایکڑ خرچ کرتی ہے۔ حالانکہ اسے زمین سے جو آمد ہوتی ہے وہ ساڑھے تین ہزار روپیہ فی ہزار ایکڑ ہے یہاں کاشتکاروں کو زمین سے جو آمد ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ ایک مبصر کے نزدیک ۲۵ روپیہ سالانہ ہے۔ لیکن سرکاری اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ یہ آمد ۴۵ روپیہ سالانہ ہے۔ یو۔ پی کی کانگرس کمیٹی نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کا اندازہ ہے۔ کہ یہ آمد ۳۰ روپیہ سے زیادہ نہیں اس میں سے اگر وہ اخراجات نکال دیئے جائیں جو غریب کسانوں کو کاشت پر کرنے پڑتے ہیں۔ تو اس کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اخراجات کا اندازہ چھ سے دس روپیہ تک فی ایکڑ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اخراجات ہیں۔ یعنی حکومت۔ زمیندار اور قرضخواہوں کو جو دینا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ آٹھ روپیہ سالانہ کیا گیا ہے۔ گویا اس غریب کو تمام سال محنت کرنے پر پندرہ بیس روپیہ سے زیادہ آمد نہیں ہوتی۔ اور اسی آمد میں اسے تمام سال گذارنا ہوتا ہے۔ اور جب یہ حالت ہو۔ تو یہ غریب قرض کے نیچے کس طرح نہ رہیں اور اپنی زمینوں کو کیوں کر برباد نہ کریں۔

کسانوں کے قرضوں کی داستان تو بہت ہی دلگداز اور اس قدر عام ہے۔ کہ کوئی اس سے ناواقف نہیں ہو سکتا۔ صرف یو۔ پی کے کسانوں پر جو قرض ہے۔ اسے اگر زمین پر تقسیم کیا جائے۔ تو اوسطاً دو روپیہ فی ایکڑ نکلتی ہے۔ مگر یہ اصل زر ہے۔ اس پر سود قریباً پانچ روپیہ فی ایکڑ ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ ساہوکارہ قرض ہے۔ کسانوں پر جو زراعتی قرض ہیں۔ ان کا اندازہ ۳۵ روپیہ فی ایکڑ کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس قدر کم آمدنی اور اس قدر قرضے باہم کوئی نسبت ہی نہیں رکھتے۔ نتیجہ جو ہے۔ وہ دیہات کے حالات جاننے والوں پر بخوبی عیاں ہے۔

یہ مشکلات کوئی معمولی نہیں ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے ہندوستان کی اقتصادی حالت نہایت ابتر ہو چکی ہے۔ اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ اس میں اصلاح کیسے ہو۔ سو اس کے لئے نہایت مقدم اور ضروری امر تو یہ ہے۔ کہ لوگوں میں دستکاریوں اور صنعتوں کی طرف متوجہ ہونے کی رغبت پیدا کی جائے۔ اور خواہ گنجائش ہو یا نہ ہو۔ جدی زمین کے ساتھ چمٹے رہنے کی ذہنیت میں تبدیلی کی جائے زمین پر بسر اوقات کرنے والوں کی تعداد میں جس قدر کمی ہوگی۔ اسی قدر کسانوں اور کاشتکاروں کی مشکلات کم ہوتی جائیں گی اس کے علاوہ ایک اور نہایت ضروری امر یہ ہے۔ کہ نئی اراضیات کو زیر کاشت لایا جائے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں قریباً پندرہ کروڑ ایکڑ رقبہ ایسا ہے۔ جو زیر کاشت نہیں آیا۔ اور جس پر اب تک ہل چلایا ہی نہیں گیا۔ صرف یو۔ پی کے صوبہ میں ہی ایسی زمین چالیس لاکھ ایکڑ ہے۔ جو نہایت آسانی کے ساتھ زیر کاشت لائی جا سکتی ہے۔ اگر اس غیر آباد زمین کو آباد کر دیا جائے۔ تو اوسطاً ہر کسان کو ایک ایکڑ زمین اور مل سکتی ہے۔ اور گو یہ اضافہ اس کی آمد میں کوئی غیر معمولی زیادتی کا باعث تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن بہرحال اس کی مالی مشکلات میں کمی کا موجب ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ امر حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ غیر آباد اراضی کو آباد کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جب تک آبپاشی کے ذرائع اور وسائل کو وسعت نہ دی جائے اور بنجر علاقوں میں نہریں لے جا کر وہاں سہولتیں اور آسانیاں پیدا نہ کی جائیں۔ کوئی کاشتکار اس طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ بیشک حکومت نے بھی اس میں سے خرچ کرنا ہوتا ہے۔ جو اسے آمد ہو اور ہندوستان کی حکومت کی آمد کا زیادہ تر انحصار کسانوں سے وصول شدہ محاصل سے ہے لیکن وہ اگر چاہے۔ تو قرض برداشت کر کے بھی ایسے انتظامات کر سکتی ہے۔ جو بعد میں آمد میں اضافہ سے بآسانی اتارا جا سکتا ہے۔ جب کہ سندھ کی حکومت نے کروڑوں روپیہ قرض حکومت ہند سے لے کر وسائل آبپاشی کو ترقی دی ہے۔ اور اب قرض معہ سود ادا کرتی جا رہی ہے۔

مقامی کارکنان جماعتہائے احمدیہ پنجاب کے لئے ایک ضروری اعلان

الیکشن پنجاب اسمبلی ۱۹۴۱ء کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیجائے

جو کام وقت پر نہیں کیا جاتا۔ اس کے لئے آخری گھڑی میں جو کوشش اور دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ وہ بالعموم رائیگاں جاتی ہے۔ اور حتمی نتائج کی توقع رکھنا تو درکنار بلکہ ناگوار نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ بڑی احتیاط کے ساتھ ابھی سے اپنے اپنے مقامات پر اپنے طور پر احمدی ووٹرز کی فہرست تیار کر لیں۔ اور پھر اس بات کا پورا اہتمام کریں۔ کہ مقامی سرکاری ملازمین پٹواری وغیرہ نے پوری دیانتداری سے احمدی ووٹران کو اپنی فہرستوں میں دکھایا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کسی طرف سے کوتاہی صادر ہو۔ تو جہاں اس کا علم ہو فوراً حکام بالا کو تحریراً دیں۔ اس کے متعلق مجھے بھی اس کی اطلاع فوراً بھجوا دیں۔ از بس تاکید ہے۔

نیز جن دوستوں کی جائیداد مثلاً مکان یا زرعی زمین وغیرہ قادیان میں ہو۔ یا رہائشی تعلق قادیان سے ہو۔ فوراً نظارت ہذا کو اپنے مفصل کوائف سے اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

(۱۹۰)

خلافت جوبلی کے موقعہ پر احمدیان امریکہ کا اظہار اخلاص

اپنے امام کے حضور

خلافت جوبلی کے موقعہ پر احمدیان امریکہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جو ایڈریس ارسال کیا گیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم امریکن احمدی جو یونائیٹڈ سٹیٹس کے مختلف علاقوں میں رہتے اور مختلف نسلوں اور قوموں پر مشتمل ہیں۔ خلافت جوبلی کی مبارک تقریب پر حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

پیارے آقا۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ گو جسمانی لحاظ سے ہم حضور سے بہت دور ہیں۔ مگر روحانی لحاظ سے حضور کے ساتھ ہیں۔

اس مبارک موقع پر ہم حضور کے ساتھ اپنی غیر متزلزل وفاداری اور عقیدت کا اظہار کرنا ضروری سمجھتے ہیں ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس بات کا پختہ عزم کرتے ہیں کہ حضور کی غیر مشروط اطاعت کریں گے۔ کیونکہ یہ ہمارا ایمان ہے کہ حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعود خلیفہ ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی رہنمائی کے لئے حضور کا انتخاب فرمایا ہے۔ اس لئے حضور کی اطاعت دراصل اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔

حضور کو خلیفۃ المسیح منتخب فرما کر اللہ تعالےٰ نے ہم پر جو احسان کیا ہے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ کہ اس کا شکر ادا کر سکیں۔ اس موقعہ پر یہ ممکن نہیں۔ کہ آپ کی اور آپ کے کام کی تعریف کر سکیں۔ مگر ہم مختصر ریمارک کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔

آج سے پچیس سال قبل حضور اس منصب پر فائز ہوئے تھے۔ اور حضور نے کشتی اسلام کی ناخدائی تلاطم خیز پانیوں میں شروع کی۔ خزانہ بالکل خالی تھا۔ اور ہندوستان سے باہر شاید ہی کوئی احمدی ہو۔ مگر اس عرصہ میں حضور نے دنیا کے تمام ممالک میں احمدیت کے مرکز قائم کر دئیے ہیں۔ حضور کی کوشش سے احمدیت آج دنیا کی زبردست روحانی طاقت مانی جا چکی ہے۔ اور بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ سورج احمدیت پر کبھی غروب نہیں ہوتا۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤں گا" کو عملاً پورا کر دیا۔ اور اور بھی کئی پیشگوئیاں حضور کی ذات میں پوری ہوئی ہیں۔ اور کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے حضور کی ذات میں زبردست نشان ظاہر کئے ہیں۔ آج احمدیت کی گذشتہ پچیس سالہ تاریخ ایک روشن اور رنگین خواب نظر آتی ہے۔ حضور کا کام دنیا میں ابد تک اسلام کی غیر فانی یادگار کے طور پر قائم رہے گا۔ جو کام حضور کے سپرد ہوا ہے۔ وہ بہت عظیم الشان ہے حضور کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی اغراض پوری ہو رہی ہیں۔ حضور نے دنیا کے مستقل امن اور بنی نوع انسان کی نجات کی بنیادیں قائم کر دی ہیں اور آئندہ نسلیں حضور اور حضور کے اس کام کو خراجِ عقیدت ادا کریں گی۔ اور حضور کے روحانی مدارج کی بلندی کے لئے دعا کریں گی۔

اے وفاداران اسلام کے سپہ سالار ہم احمدیان امریکہ حضور کے احسانات کے بار گراں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ حضور نے اسلام کا مبلغ یہاں بھیجا اور امریکہ میں احمدیہ مشن قائم کیا۔ اور اس طرح ہمیں ظلمات سے نور میں لانے کا موجب ہوئے۔ ہم روحانی طور پر غلام تھے۔ اور حضور نے صداقت کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔

ہم اپنے اندر یہ طاقت نہیں رکھتے کہ حضور کی ان بے انتہا شفقتوں کا بیان کر سکیں۔ جو ہم پر اور اہل امریکہ کی آئندہ نسلوں پر حضور نے فرمائی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ وہ اپنے رحم اور فضل سے حضور کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ حضور کے مدارج کو بلند سے بلند تر کرتا جائے۔ حضور کی کوششوں کو کامیاب فرمائے اور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

اس موقعہ پر ہم حضور سے یہ بھی گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ حضور ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں۔ حضور کی رہنمائی میں احمدیت دنیا میں خدا تعالےٰ کی حکومت کے قیام کے لئے جو جدوجہد کر رہی ہے۔ اس میں ہم کمزور اور گنہگار بندے بھی کوئی حصہ لے سکیں۔ اور امریکن مشن کو سچی کامیابی حاصل ہو اور اس نئی دنیا میں اسلام کا آفتاب پوری تاب کے ساتھ جلوہ نما ہو۔

ہم ہیں حضور کے وفادار خدام

احمدیان امریکہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد تبلیغ احمدیت کے متعلق

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی۔ اس میں حضور نے فرمایا تھا "میں نے مطالبہ کیا تھا کہ ہر احمدی سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا کیا ہو وہ کھڑے ہو جائیں۔ (حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جن دوستوں نے اس عہد کو پورا کیا تھا وہ کھڑے ہو گئے۔ مگر تعداد بہت تھوڑی تھی) حضور نے فرمایا۔ "یہ دس بلکہ پانچ فیصدی بھی نہیں بنتے۔ دوستوں کو اس طرف مزید توجہ کرنی چاہئے"۔

(تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء)

میں تمام مخلصین جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشاد کی یاددہانی کراتا ہوں جسے بہت سے احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سن چکے ہیں۔ پس ہر شخص اپنا وعدہ کہ وہ سال رواں یعنی ۱۹۴۰ء میں کتنے آدمی احمدی بنائے گا۔ اپنے اپنے مقامی سیکرٹری تبلیغ یا سیکرٹری انصار اللہ کو لکھا دے۔ تا وہ اپنے اپنے حلقہ کے وعدوں کی فہرست جلد از جلد مکمل کر کے دفتر دعوت عامہ میں بھجوا سکیں۔ (مہتمم دعوت عامہ نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان)

وصیتیں

نمبر ۵۵۲۱ منکہ سید غلام مصطفےٰ ولد سید خلافت حسین صاحب قوم سید پیشہ زمینداری وتجارت عمر تخمیناً ۳۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن موضع اورین ڈاک خانہ کجرا ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(الف) حقیت ملکیت چند توذلیات مع اراضیات بکاشت وحقیت جوت ہائے رعیتی خاص باحق مقابعت قابل الانتقال وحقیت ملکیت مع اراضی بکاشت وجوت رعیتی رہن باقبضہ واقع چند مواضعات درون پرگنہ ہائے سورج گڑھ وسنگھول ضلع مونگیر جو خاص قبضہ ودخل میں منمقر کے ہے۔ جس کی مالیت بحالت موجودہ مبلغ ۶۰۰/۰ ۴ روپے تخمیناً ہے (ب) کاروبار تجارت میڈیکل ڈسپنسری موسومہ آئیڈیل فارمیسی واقع سٹیشن روڈ شہر مظفر پور کے جس میں نصف حصہ منمقر کا بشرکت ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب احمدی برادر عموی کے ہے۔ وبحالت موجودہ مالیت کاروبار تجارت مذکور حصہ نصف منمقر کی تخمیناً ۰۰۰/۰ ۴ روپیہ ہے۔ حسب صراحت بالا جملہ مالیت منمقر کی جائیداد تخمیناً مبلغ ۸۶۰۰/۰ روپیہ ہوتی ہے۔ اور منمقر کے ذمہ زوجہ منمقر بی بی رقیہ بیگم دختر سید وزارت حسین صاحب احمدی کہ وہ بھی احمدی ہیں۔ مبلغ پانچہزار روپیہ دین مہر واجب الادا تھا۔ منجملہ اس کے ۱۹۰۰/۰ روپیہ میں ادا کرچکا ہوں۔ اور مبلغ ۳۱۰۰/۰ منمقر کے ذمہ ہنوز واجب الادا ہے۔ اگر میں اس رقم کو اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو بقیہ دین مہر مذکور میری جائیداد سے ادا کیا جائے۔ میرا گزارہ صرف جائیداد مذکورہ بالا پر نہیں ہے۔ بلکہ منمقر کو کاروبار تجارتی مشترکہ سے مبلغ پچاس روپے ماہوار بطور الاؤنس کے ملتا ہے۔ میں تا زیست وتا رہنے اس الاونس کے یا جو بھی دیگر صورت آمد سوائے جائیداد کے ہوگی۔ اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری خالص جائیداد بعد وضع دین مہر و دیگر قرض کے جو بوقت وفات ثابت و قائم ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ دین مہر ادا ہوکر یا جدید جائیداد حاصل ہوکر یا دیگر کسی صورت سے جو کچھ بھی کمی وبیشی مالیت میں جائیداد کے ہوگی۔ اس کی اطلاع حسب موقع منمقر صدر انجمن احمدیہ قادیان میں دیتے رہنے کی حتی الوسع کوشش کریگا۔

العبد موصی سید غلام مصطفےٰ احمدی۔ گواہ شد سید منصور احمد گواہ شد سید وزارت حسین پراونشل نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار۔

نمبر ۵۵۲۰ منکہ سیدہ رقیہ بیگم زوجہ سید غلام مصطفےٰ صاحب قوم سید عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع اورین ڈاک خانہ کجرا ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔

(ا) حقیت ملکیت چند توذیجات مع اراضیات بکاشت واقع مواضعات اورین و اورین محمد پور پرگنہ سورج گڑھ ضلع مونگیر جس کی قیمت بحالت موجودہ مبلغ ۱۹۰۰/۰ روپے تخمیناً ہے (ب) مبلغ ۳۱۰۰/۰ بابت دین مہر منمقرہ کا بذمہ شوہر سید غلام مصطفےٰ صاحب احمدی کے باقی ہے۔ (ج) مبلغ ۹۷۲/۰ روپے بابت دین مہر والدہ مرحومہ منمقرہ والد سید وزارت حسین صاحب احمدی کے منمقرہ کا واجب الادا ہے۔ (د) چھ کٹھہ اراضی بھیٹھ واقع موضع اورین پرگنہ سورج گڑھ ضلع مونگیر جو منمقرہ نے باسم فرضی اپنے شوہر سید غلام مصطفےٰ کے سید لطافت حسین عرف شمس الدین صاحب احمدی سے خاص اپنے روپیہ سے خرید کیا ہے جس کی مالیت ۴۰۰/۰ روپے تخمیناً ہے۔

حسب صراحت بالا جملہ مالیت منمقرہ جائیداد کی تخمیناً مبلغ ۶۳۷۲/۰ روپے ہوتی ہے۔ منمقرہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں کہ بوقت وفات جو میری خالص جائیداد ثابت وقائم ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ آئندہ جو کچھ کمی وبیشی مالیت جائیداد کے کسی طور پر ہوگی۔ اس کی اطلاع حسب موقع منمقرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں دیتے رہنے کی حتی الوسع کوشش کروں گی۔ فقط۔ مگر یہ کہ علاوہ جائیداد مذکورۂ بالا کے ایک ہار موتی وایک جوڑا اپرنگ طلائی دو عدد انگوٹھی طلائی میری مستعملہ ہے۔ جن کی قیمت تخمیناً عہ روپے ہیں۔ الامتہ سیدہ رقیہ بیگم بقلم خاص موصیہ گواہ شد سید وزارت حسین والد موصیہ گواہ شد سید منصور احمد ساکن اورین

نمبر ۵۵۱۷ منکہ مریم بی بی زوجہ اللہ بخش صاحب قوم راجپوت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت چند زیورات ہیں۔ جن کی مالیت ۱۶۰/۰ روپے ہے۔ کانٹے ۳ تولہ قیمت ۱۲۰/۰ روپے چھوٹے کانٹے ۶ ماشہ قیمت عہ مندری ۶ ماشہ قیمت عہ جس کی وصیت ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر مبلغ عہ روپے خاوند سے وصول کرلیا ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ ۸/ ماہوار چندہ حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ

الامتہ مریم بی بی گواہ شد اللہ بخش سب پوسٹ ماسٹر حضرو ضلع کیمل پور گواہ شد مرزا محمد حسین سکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت

نمبر ۵۳۴۹ منکہ اللہ دتہ ولد میراں بخش قوم مجبور پیشہ ماشکی عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۲ء ساکن ننگل باغباناں ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲۹ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد کل اس وقت ایک صد روپیہ منقولہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئندہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری جس قدر ماہوار آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ادا کرتا رہوں گا اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا۔ اللہ دتہ

گواہ شد مرزا مہتاب بیگ قادیان

گواہ شد علم دین سائیکل ورکس ننگل باغباناں۔

جنگی کھلونوں کے عوض سامان جنگ

لنڈن ۱۵ فروری برطانوی تجارتی مصنوعات کے متعلق ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ جنگ شروع ہونے کے بعد برطانیہ کے ان کارخانوں میں جو کھلونے بناتے ہیں۔ بچوں کے کھیلنے کے طرح طرح کے جنگی طیارے فوجی سپاہی توپیں اور دیگر ایسے ہی آلات حرب بڑی کثرت سے بنائے جارہے ہیں۔ نہ صرف برطانیہ میں بلکہ سمندر پار کے ممالک میں برطانیہ کے ان کھلونوں کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ انگلستان کے ایک ایسے کارخانے میں جو کھلونے بنانے کا دنیا بھر میں سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت ایسے کھلونوں کے لئے بہت زیادہ فرمائشیں آئی ہیں۔ جنہیں پورا کیا گیا ہے۔ اور پورا کیا جارہا ہے۔ اور ان کھلونوں کے عوض میں ممالک غیر سے ضروریات جنگ منگوائی جارہی ہیں۔ گویا برطانیہ جنگی کھلونوں سے اپنی جنگی ضروریات پوری کررہا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سٹاک ہالم - ۱۶ فروری فن لینڈ کی حکومت نے سویڈن گورنمنٹ سے درخواست کی تھی - کہ وہ روس کے خلاف جنگ میں اس کی براہ راست امداد کرے سویڈن کے وزیر اعظم نے جواب دیا ہے - کہ اس درخواست کو منظور نہیں کیا جا سکتا ہے - سویڈن کی حکومت کے لئے رسد کو تسلیم کرنا بہت مشکل ہے

لنڈن - ۱۷ فروری ناروے کے ساحل کے قریب بحیرہ شمالی میں زبردست بحری جنگ ہو رہی ہے - جس میں جرمنی کا ایک جہاز یا تو غرق ہو گیا ہے - اور یا بھاگ کر کسی کنارے جا لگا ہے - برطانوی جہاز سرگرمی سے اس کا تعاقب کر رہے ہیں -

نیو یارک ۱۷ فروری آج صدر جمہوریہ امریکہ تعطیلات کی وجہ سے بحری سفر پر روانہ ہو گئے - آپ نے ایک بیان میں کہا - کہ گو میرا یہ سفر تفریحی ہے - مگر اس کے دوران میں میں کام بھی کروں گا - خیال ہے کہ آپ متحارب ممالک کے ذمہ وار لوگوں سے مل کر صلح کی تحریک کریں گے۔

ماسکو ۱۷ فروری روسی فوجوں نے فن لینڈ کی حفاظتی صفوں کو شدید معرکہ آرائی کے بعد توڑ دیا ہے اور اب آگے بڑھ رہی ہیں - فن افواج پسپا ہوتی جا رہی ہیں -

نیو یارک ۱۷ فروری امریکہ میں شدید برف باری ہو رہی ہے - بوسٹن میں دس اشخاص ہلاک اور کئی زخمی ہوئے - نیو یارک میں آٹھ آٹھ فٹ برف جمی پڑی ہے - اور ۳۸ ہزار آدمی سڑکوں سے برف ہٹانے میں لگے ہوئے ہیں - موٹریں بھٹکی ہوئی پھر رہی ہیں - بوسٹن کی مچھلی کی مارکیٹ جو دنیا بھر میں سب سے بڑی سمجھی جاتی ہے بند کر دی گئی ہے - مشرقی ریاستوں میں سردی کی وجہ سے ۴۴ آدمی ہلاک ہو گئے - ٹریفک بالکل بند ہے - اور کاروبار یکسر معطل -

لنڈن ۱۷ فروری جرمنی کا ایک جہاز برطانیہ کے چار سو کے قریب تجارتی جہازوں کے ملاحوں کو قیدی بنائے ہوئے تھا - کہ برطانوی تباہ کن جہازوں نے اسے گھیر کر قیدیوں کو چھڑا لیا - اور انہیں بحفاظت برطانوی بندرگاہ پر پہونچا دیا - ان کا بیان ہے - کہ انہیں کھانا اور پانی بہت کم مقدار میں دیا جاتا تھا - ان قیدیوں میں ۵۶ ہندوستانی تھے -

کیپ ٹاؤن ۱۷ فروری آج جنوبی افریقہ کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیفنس ایکٹ اور یونین ملٹری ڈسپلن کا نفاذ ملک میں کر دیا گیا ہے دشمن کی جائیداد کا ایک منتظم مقرر کر دیا گیا ہے - ایشیائیوں کے لئے یہ قانون بنا دیا گیا ہے - کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری کی اجازت کے بغیر افریقہ کے باہر نہیں جا سکتے -

امرتسر ۱۷ فروری آج شام محرم کے ایک جلوس پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا - جس سے بعض اشخاص خفیف طور پر زخمی ہوئے - مگر حکومت کی طرف سے کسی کے زخمی ہونے کی تردید کی گئی ہے -

لنڈن ۱۷ فروری نازی گورنمنٹ نے سوئٹزرلینڈ کے کارخانہ برن کو ۵۰ ہزار دستی بم بنانے کا آرڈر دیا ہوا تھا - چند روز ہوئے ایک شخص نازی افسر کی وردی میں آیا - ضروری کاغذات دکھائے - اور بم لاری پر لاد کر لے گیا - بعد میں جب اصلی افسر آئے - تو اس فریب دہی کا علم ہوا -

ایمسٹرڈم ۱۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ جرمن آبدوزوں کو جو نئے احکام جاری کئے گئے ہیں - ان میں یہ بھی ہے - کہ غیر جانبدار جہازوں پر بلا تامل حملے کرتی ہیں -

لنڈن ۱۷ فروری ایک فرانسیسی جہاز نے کل ایک جرمن آبدوز پر حملہ کر کے اسے غرق کر دیا - سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی -

کراچی ۱۷ فروری ہندو پارٹی خان بہادر اللہ بخش کے ساتھ ساز باز کر رہی ہے - معلوم ہوا ہے - وہ انہیں نئی وزارت کی ترتیب میں امداد دینے کے لئے تیار ہیں - بشرطیکہ وہ وعدہ کریں کہ منزل گاہ کے بارہ میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھا جائے گا - گورنر نے مسلم لیگ پارٹی اور ہندو پارٹی کے لیڈروں کو ملاقات کے لئے بلایا ہے -

لنڈن ۱۷ فروری وزارت بحریہ نے حکم دیا ہے - کہ جو بحری جہاز کسی برطانوی بندرگاہ سے روانہ ہو - وہ پہلے ان لوگوں کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرے - جن پر دشمن کے ہوائی جہازوں سے گولیاں برسائے جانے کا امکان ہو سکتا ہے -

پشاور ۱۷ فروری کانگرس کی طرف سے تمام کانگرسیوں کو ہدایت کی گئی ہے - کہ فرانٹیئر کرائم ریگولیشن کے ماتحت قائم شدہ جرگوں سے کسی قسم کا تعاون نہ کریں -

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ تیس پولیس کانسٹیبلوں کو حکم دیا گیا تھا - کہ کوہاٹ کے علاقہ میں سڑک کی حفاظت کریں - مگر انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ انہیں صرف ضلع مردان میں کام کرنے کے لئے بھرتی کیا گیا تھا - اب ان کے خلاف باقاعدہ مقدمہ چلایا جائیگا

برلن ۱۷ فروری آج جرمنی نے مصر کے خلاف بھی باقاعدہ جنگ کا اعلان کر دیا ہے - دو یونانی جہاز سویڈن سے لکڑی مصر لے جا رہے تھے - جن پر قبضہ کر لیا گیا ہے -

لنڈن ۱۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے فن لینڈ اور روس کے جرمن سفیروں کو برلن میں طلب کیا ہے - اس کے متعلق یہ کہے جا رہے ہیں - کہ وہ ان کے ذریعہ دونوں میں مصالحت کے لئے کوشش کرے گا -

لنڈن ۱۷ فروری گذشتہ سال برطانیہ کی کل فوج چھ لاکھ تھی - مگر اسوقت ۲۱ لاکھ ۵۰ ہزار ہے - اس میں نوآبادیات کی افواج شامل نہیں - ہندوستان میں ایک لاکھ پچاس ہزار فوج موجود ہے -

کلکتہ ۱۷ فروری گاندھی جی آج شانتی نکیتن (ڈاکٹر ٹیگور کی قائم کردہ یونیورسٹی) میں پہنچے - اور تین روز یہاں ٹھہریں گے -

لاہور ۱۷ فروری سر سکندر حیات خاں نے مولینا ابو الکلام صاحب آزاد کو اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا - اور دو گھنٹہ تک گفت و شنید ہوتی رہی -

دہلی ۱۷ فروری آل انڈیا مسلم لیگ نے سندھ اسمبلی کی لیگ پارٹی کو ہدایت کی ہے - کہ کسی دوسری پارٹی سے مل کر وزارت قائم کرنے میں ہرج نہیں -

—— ۱۷ فروری آسٹریلیا کے وزیر فضائی نے اعلان کیا ہے - کہ امپائر ایئر ٹریننگ سکیم کی تکمیل کے لئے حکومت برطانیہ نے چار سو جنگی - اور چھ سو دیکھ بھال کرنے والے طیارے آسٹریلیا کو عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے -

لنڈن ۱۷ فروری ہندوستان کی طرف سے برطانیہ کے جنگ کے امدادی فنڈ میں اس وقت تک پچاس لاکھ روپیہ دیا جا چکا ہے - اور ۴۳ لاکھ روپیہ وہ ہے - جو بار بار دیا جائیگا -

برلن ۱۷ فروری مارشل گوئرنگ نے کسانوں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ارادوں کی تکمیل میں شدید سردی حائل ہے - جرمنی کی گذشتہ دو سال کی پیداوار نے تمام گذشتہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں - جو اجناس یہاں پیدا نہیں ہوتیں - ان کا کافی ذخیرہ ہمارے پاس ہے - اقتصادیات کی جنگ میں جرمنی کو ہرگز شکست نہیں دی جا سکتی - اسوقت ہمارے پاس ستر لاکھ ٹن گندم ہے - کوئلہ بے انداز ہے - جنگی قیدیوں کے علاوہ دس لاکھ پولوں سے زراعت کا کام لیا جائیگا -

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی